اولیائے کرام کی برکتیں



24-Sept- 2026

(For Islamic Brothers)

24 ستمبر 2026 کے ہفتہ وار اجتماع کا بیان

انٹرنیشنل افئیر کے لیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے! مسجد میں** کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:

مَنْ صَلَّی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ کَانَتْ شَفَاعَةً لَهُ عِنْدِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ

جو مجھ پر روزِ جُمُعہ دُرُود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔

(جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود و سلام، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم حاصل کرنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن وہ مُقَدَّس تَرِین ہَستیاں ہیں کہ جِن پر پہاڑ سَلامَتی بھیجتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام سے وَحْشی جانْور مانُوس ہوتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام سے جانْور بَرَکت حاصِل کرتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام سے دَرَخْت بھی قُرب پاتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام دُنیا کے خَزانوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ جِن پہاڑوں (Mountains) پر اَوْلِیائے کِرام کے قَدَم پڑ جاتے ہیں وہ دِیگر پَہاڑوں پر فَخْر کرتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام جب دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں تو اَہلِ دُنیا اُن کی جُدائی پر غمگین ہوتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام جنّت کے مَحَلّات میں رہیں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کے باغات میں سیر کریں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کے بالاخانوں میں رہیں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کی عُمدہ سُواریوں پر سُوار ہوں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت میں اللہ پاک کے کَلام کو سُنیں گے اور اُس کے دِیدار سے مُشَرَّف بھی ہوں گے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص۱۳۸ ملتقطاً و ملخصاً)

اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج ہم اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل اِیمان اَفروز واقِعات

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

وحِکایات سُننے کی سَعادَت حاصِل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے مَشْہور وَلِیَّہ حضرت رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل ایک حِکایت سُننے سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا تعارف سُنتے ہیں:

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کون تھیں؟

حضرت رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا عابِدہ، زاہِدہ، نیک و پارسا اور خَوفِ خُدا والی خاتُون تھیں، دِن کو رَوزہ رَکھتیں اور تِلاوتِ قُرآنِ پاک کِیا کَرتیں۔ آپ کے سامنے کوئی جَہَنَّم کا ذِکْر کر دیتا تو خَوْفِ خُدا کے باعِث بے ہوش ہو جاتیں۔ (جنّتی زیور، ص۵۴۱) آپ نے ننگے پاؤں، پَیدل بَیْتُ اللہ شَرِیف کا حَج کیا، کَعْبَۂ مُشَرَّفَہ پہنچتے ہی (ہَیْبَت وخَشِیَّت کے سَبَب) بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ (الروض الفائق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت اللہ ...الخ، ص۶۰) آپ خُوب عِبادت و رِیاضَت کرتیں، نیند کا غَلَبَہ ہوتا تو گھر میں ٹہلنا شُروع کر دیتیں اور خُود سے فرماتیں: رابِعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اِس کا کیا مَزَہ؟ اِسے چھوڑو اور قَبْر میں مَزے سے لمبی مُدَّت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زِیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خُوب آئے گی، ہِمَّت کرو اور اپنے ربّ کو راضی کر لو۔ آپ نے 50 سال (Fifty years) اِس طرح گزار دیئے کہ نہ تو کبھی بِستر پر دراز ہوئیں اور نہ ہی کبھی تکیے پر سَر رکھا یہاں تک کہ آپ اِنتِقال کر گئیں۔ (حکایات الصالحین، ص۴۰ ملخصاً) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اگست 2017، ص39) اللہ کریم اِن کے طُفَیل ہمیں بھی ذَوْقِ عِبادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چور وَلی بن گیا

ایک چور رات کے وَقْت حضرت رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے گھر داخِل ہُوا، اُس نے دائیں بائیں ہر طرف پورے گھر کی تَلاشی لی لیکن ایک لوٹے کے عِلاوہ کوئی چیز نہ پائی۔ جب اُس نے نکلنے کا اِرادہ کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چالاک و ہوشیار چور ہو تو کوئی چیز لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔ اُس نے کہا: مجھے تو کوئی چیز

نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: اے غَرِیْب شخص! اِس لوٹے سے وُضو (Wudu) کر کے کمرے میں داخِل ہو جا اور 2 رَکْعَت نَماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کر جائے گا۔ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کے کہنے کے مُطابِق وُضو کیا اور جب نَماز کے لئے کھڑا ہُوا تو حضرت رابِعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے یُوں دُعا کی: اے میرے آقا و مَوْلیٰ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اِس کو کچھ نہ مِلا، اب میں نے اِسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اِسے اپنے فَضْل و کَرم سے مَحروم نہ کرنا۔ جب وہ نَماز سے فارِغ ہُوا تو اُس کو عِبادت کی لَذَّت نصیب ہوئی، چُنانچہ رات کے آخری حصّے تک وہ نَماز میں مَشغول رہا۔ جب سَحَری کا وَقْت ہُوا تو آپ نے اُسے حالتِ سَجدہ میں اپنے نَفْس کو ڈانٹتے اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ جب میرا ربِّ کریم مجھ سے پوچھے گا: کیا تجھے حَیا نہ آئی کہ تُو میری نافرمانی کرتا رہا؟، میری مَخلوق سے گُناہ چُھپاتا رہا اور اب گُناہوں کی گٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے، جب وہ مجھ پر غَضَب کرے گا اور اپنی بارگاہِ رَحمت سے دُور کر دے گا تو اُس وَقْت میں کیا جواب دُوں گا؟ آپ نے اُس سے پوچھا: اے بھائی! رات کیسی گُزری؟ بولا: خَیْرِیَّت سے گزری، عاجِزی و اِنکساری سے میں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اُس نے میرے ٹیڑھے پَن کو دُرُست کر دیا، میرا عُذر قَبول فرمالیا، میرے گناہوں کو بَخْش دیا اور مجھے میرے مَطلوب و مقصود تک پہنچا دیا۔ پھر وہ شخص چہرے پر حَیرانی و پریشانی کے آثار لئے چلا گیا۔ حضرت رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور عَرْض کی: اے میرے آقا و مولیٰ! یہ شخص تیری بارگاہ میں ایک گھڑی کھڑا ہوا تو تُو نے اِسے قبول کر لیا اور میں کب سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، تو کیا تُو نے مجھے بھی قَبول فرمالیا ہے؟ اچانک آپ نے دِل کے کانوں سے یہ آواز سُنی: اے رابِعہ! ہم نے اُسے تیری ہی وَجہ سے قَبول کیا اور تیری ہی وَجہ سے اپنا قُرْب عطا فرمایا ہے۔ (الروض الفائق، ص ۱۵۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ !سُنا آپ نے کہ اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے قُرب کی کیسی کیسی بَرَکتیں ظاہِر ہوتی ہیں کہ اِن کے دَر پر آنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا بلکہ اپنے خالی دَامَن کو گوہرِ مُراد سے بھر لیتا اور خُوب خُوب بَرَکتیں پاتا ہے حتّٰی کہ اگر کوئی چور بھی اِن کی بارگاہ میں آجائے اور اِن کی صُحْبَتِ نایاب کی نعمت پانے میں کامیاب ہوجائے تو پھر وہ چور، چور نہیں رہتا بلکہ ربِّ کریم اُس گنہگار و بدکِردار کو بھی اِن مَقبول بندوں کی نِگاہِ وِلایَت، دِل کی گہرائیوں سے نِکلی ہوئی پُر تاثیر دُعاؤں اور پاکیزہ صُحْبَت کی بدولت اُس کے زَنگ آلُود باطِن کو چَمکا کر اُسے گُناہوں پر نَدامَت، نَماز، تَقْویٰ و پرہیز گاری، سچّی تَوْبہ اور نیکیوں کی تَوْفِیق، فِکْرِ آخِرت جیسی شاندار نعمتوں سے سَرْفَراز فرما کر بَخْشش و مَغْفِرت کی سَنَد عطا فرماتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اَدَب کا دامَن تھامے اُن سے دُنیاوِی اَغراض و مَقاصِد کے بجائے سَلامَتیِ اِیمان، رِضائے اِلٰہی کے حُصول، زِیارَتِ حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن، نیکیوں پر اِستِقامت، گُناہوں سے نَفْرت، نعمتوں پر شُکْر کی تَوْفِیق اور بے حساب مَغْفِرت کی دُعائیں کروائیں کہ اَوْلیائے کِرام کا وُجُود اور اُن کی صُحْبَت مَخلوق کے لئے باعثِ رَحمت ہے، اُن کی دُعاؤں میں بہت اَثَر ہوتا ہے اور اُن کے صَدَقے میں اللہ کریم مُصِیْبَتوں کو دُور فرماتا اور چھما چھم بارِشیں بَرساتا ہے چُنانچہ

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلُسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تَصْنِیف **"فَیْضَانِ سُنّت"** میں فرماتے ہیں: حضرت ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَرْوِی ہے، بے شک انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زمین کے اَوْتاد تھے، جب سِلْسِلۂ نُبُوَّت خَتْم ہوا تو اللہ پاک نے اُمّتِ اَحمد میں سے ایک قَوْم کو اُن کا نائب بنایا، جنہیں اَبدال کہتے ہیں، وہ حضرات (فَقَط) روزہ و نَماز اور تَسْبِیْح و تَقْدِیْس میں کَثْرت کی وجہ سے لوگوں سے اَفْضَل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسنِ اَخلاق، وَرَع و تَقْویٰ کی سچّائی، نیت کی اچھائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سَلامَتی، اللہ کریم کی رِضا کے لیے حِلْم، صَبْر اور دانشمندی، بِغیر کمزوری کے عاجِزی اور تمام مُسلمانوں کی خَیْر خواہی کی

وجہ سے اَفضل ہوئے ہیں۔ پس وہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نائب ہیں۔ وہ ایسی قَوم ہیں کہ اللہ پاک نے اُنہیں اپنی ذاتِ پاک کے لئے مُنتَخَب، اپنے عِلْم اور (اپنی) رِضا کے لئے خاص کر لیا ہے۔ وہ 40 صِدّیق ہیں، جن میں سے 30 رَحمٰن کے خَلِیْل حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے یقین کی مِثل ہیں۔ اُن کے ذَرِیعے (وسیلے) سے اَہلِ زمین سے بَلائیں اور لوگوں سے مُصِیْبَتیں دُور ہوتی ہیں، اُن کے ذَرِیعے سے ہی بارِش ہوتی اور رِزْق دیا جاتا ہے۔ اُن میں سے کوئی اُسی وَقْت فَوت ہوتا ہے جب اللہ پاک اُس کی جانشینی کے لئے کسی کو پَروانہ دے چُکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لَعْنَت نہیں بھیجتے، اپنے ماتَحتوں کو اَذِیَّت نہیں دیتے، اُن پر دَسْت درازی (ظُلم و سِتَم) نہیں کرتے، اُنہیں حَقِیْر (کَم تر) نہیں جانتے، خُود پر فَوْقِیَّت (بَرتَری) رکھنے والوں سے حَسَد نہیں کرتے، دُنیا کی حِرْص (لالچ) نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اِختیار نہیں کرتے، تَکَبُّر نہیں کرتے اور دِکھاوے کی عاجِزی بھی نہیں کرتے۔ وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچّھے اور نَفْس کے اِعتِبار سے زِیادہ پرہیز گار ہیں، سَخاوت اُن کی فِطْرَت میں شامِل ہے، اَسلاف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) نے جن (نامناسِب) چیزوں کو چھوڑا، اُن سے مَحفوظ رہنا، اُن کی صِفَت (خُوبی) ہے، اُن کی یہ صِفَت (خوبی) جُدا نہیں ہوتی کہ آج خَشِیَّت (خَوف) کی حالت میں ہوں اور کَل غَفْلَت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اِختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے ربِّ کریم کے درمیان ایک خاص تَعَلُّق رکھتے ہیں، اُنہیں آندھی والی ہَوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل اللہ کریم کی خوشی (رِضا) اور شَوق میں آسمان کی طرف بُلند ہوتے ہیں۔ پھر (پارہ اٹھائیسواں (28) سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ کی) آیت (نمبر 22) تِلاوت فرمائی:

اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ (پ۲۸، المجادلۃ: ۲۲)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: یہ اللہ کی جماعت ہے، سُن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔

(نوادرُ الاصول، الاصل الحادی والخمسون، ۱/۲۰۹، حدیث: ۳۰۱)(فیضان سنت، ص ۴۳۲ تا ۴۳۴ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن دُنیاوِی مال و مَنْصَب اور طَلَبِ شہرت سے بے نیاز ہوتے ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ پاک کی نعمت ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ کَرِیم کی رَحمت ہیں، اَوْلیائے کِرام عیش وراحت کی زندگی گزارنے کے بجائے ہمیشہ سادگی کو اپناتے ہیں، اَوْلیائے کِرام شَرِیْعَت کی پابندی فرماتے ہیں، اَوْلیائے کِرام باطِن کو سُتھرا کرتے ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک سے مِلادیتے اور اُنہیں بھی اللہ کریم کا پیارا بنادیتے ہیں، اَوْلیائے کِرام کی صُحْبَت میں بیٹھنے سے دُنیا و آخِرت سَنْوَر جاتی اور ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، اَوْلیائے کِرام سِوائے اللہ کَرِیم کے کسی سے نہیں ڈرتے، اَوْلیائے کِرام مُتَّقِی و پَرہیز گار ہونے کے باوُجود جَہَنَّم (Hell) کے خَوف سے لَرزاں و تَرساں رہتے ہیں، اَوْلیائے کِرام شَب و روز عِبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں، اَوْلیائے کِرام مخلوق کی حاجت رَوائی کرتے ہیں، اَوْلیائے کِرام کو اللہ پاک کی عطا سے عِلْمِ غَیْب حاصِل ہوتا ہے، اَوْلیائے کِرام دِلوں کے اَحوال سے باخَبَر ہوتے ہیں حتّٰی کہ اَوْلیائے کِرام دُنیا کے اندر ہی جنّتی مَحَل کا حقدار بنادیتے ہیں۔ آیئے! مَشہور مَجْذُوب اور زَبَرْدَسْت وَلی حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ایک اِیمان اَفروز کرامت کے مُتَعَلِّق سُنئے اور اپنے دل میں مَحَبَّتِ اَوْلیا اُجاگر کیجئے، چُنانچہ

جنّتی محل کا پروانہ

خَلیفہ ہارون رشید کی زَوْجَہ زُبَیْدہ خاتون ایک نیک اور بُزُرْگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے بے حد عَقیدت و مَحَبَّت رکھنے والی خاتون تھیں، ایک مرتبہ یہ کنیزوں کے ہمراہ کہیں جارہی تھیں، دَورانِ سفر ایک وادی میں اِنہوں نے دیکھا کہ سُلطانُ العاشقین حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پتھر کے ٹکڑوں کو

جمع کر کے کچھ بنا رہے ہیں، یہ اپنی سُواری سے اُتریں اور حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمتِ بابرَکت میں حاضِر ہو کر ادب سے کھڑی ہو گئیں مگر آپ نے اُن کی جانب بالکل بھی تَوَجُّہ نہ فرمائی۔ زُبَیْدہ خاتون نے ہِمَّت کر کے پوچھا، حُضور! کیا بنا رہے ہیں؟ فرمایا: جنّت کا مَحَل بنا رہا ہوں۔ زُبَیْدہ خاتون نے دوبارہ سُوال کیا، کیا جنّت کا یہ مَحَل میرے ہاتھ فروخت کریں گے؟ اِرْشاد فرمایا: ضرور فروخت کروں گا! اِس جواب پر زُبَیْدہ خاتون کی رُوح جُھوم اُٹھی، اِسی پُر اُمید لہجے میں پھر سُوال کیا: کتنی قیمت پر؟ جواب دیا: ایک دِرْہَم پر، جواب سُنتے ہی زُبَیْدہ خاتون نے فوراً قِیْمَت پیش کر دی۔ قِیْمَت ادا ہونے کے بعد حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک لکڑی اُٹھائی اور ایک گھروندے (مٹّی کے ایک چھوٹے سے گھر) کے گِرد لکیر کھینچتے ہوئے فرمایا: **"میں نے جنّت کا یہ مَحَل ایک دِرْہَم کے بدلے زُبَیْدہ خاتون کے ہاتھ بیچ دیا"**، یہ سُنتے ہی زُبَیْدہ خاتون اِس یَقِیْن کی خُوشی میں سَرشار ہو گئیں کہ جیتے جی جنّت کا پَروانہ مِل گیا، چُنانچہ یہ خوش خَبَری پا کر زُبَیْدہ خاتون شاہی مَحَل کی جانِب روانہ ہو گئیں۔ رات کا پچھلا پہر تھا، ابھی آپ نمازِ تہجد و مناجات سے فارغ ہو کر لیٹی ہی تھیں کہ اچانک ہارون رشید آئے اور زُبَیْدہ خاتون سے کہنے لگے کہ آج جب میں نمازِ تَہَجُّد پڑھ کر لیٹا تو میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک باغ کی سیر کر رہا ہوں، میرے پوچھنے پر کسی نے بتایا کہ یہ **"جَنَّتُ الْفِرْدَوْس"** ہے۔ میں نے وہاں ایک بُلند دروازے پر سبز رنگ میں زُبَیْدہ خاتون لکھا ہُوا دیکھا، میں اِس اُمید پر اُس مَحَل میں داخِل ہو گیا کہ شاید میرا نام بھی لکھا ہو، میں مِیلوں دُور نکل گیا مگر میں نے ہر جگہ آپ کا نام ہی لکھا پایا۔ ہارون رشید نے زُبَیْدہ خاتون سے اِس کے مُتَعَلِّق دریافت کیا تو زُبَیْدہ خاتون نے اُنہیں گُزشتہ شام پیش آنے والا واقِعہ سُنایا۔ ہارون رشید نے کہا: مجھے بھی حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس لے چلو، چُنانچہ زُبَیْدہ خاتون اُنہیں بھی حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں لے گئیں۔

حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پہلے کی طرح اب بھی ایک ویرانے میں مٹّی کے گھر بنانے میں مشغول تھے۔ہارون رشید حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، ادب سے سلام کیا اور حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے جنّتی مَحَل کی قِیْمَت پُوچھی، حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اِس کی قِیْمَت(Price) تیری پُوری سَلْطَنَت ہے، ہارون رشید نے حَیْرت سے عَرْض کی: حُضور! جنّتی مَحَل کی قِیْمَت اَچانک اِتنی زِیادہ کیسے ہوگئی حالانکہ میری زَوْجہ کو تو آپ نے ایک دِرْہَم میں ہی فَروخْت فرمادیا تھا؟ حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے غَیْبی خَبَر دیتے ہوئے فرمایا: **زُبَیْدہ خاتون جنّت دیکھ کر نہیں آئی تھی جبکہ تم تو جنّت کا نَظارہ کرکے آرہے ہو۔** یہ سُن کر ہارون رشید کی آنکھیں اَشْک بار ہوگئیں، عَرْض کی: حُضور! سَلْطَنَت دے کر قِیْمَت چُکانے کے لئے تیّار ہوں! بس جنّت کا پَروانہ عطا کردیجئے! حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میں تیری سَلْطَنَت کا کیا کروں گا، سَلْطَنَت کے لئے تو میری ٹھوکروں میں بھی جگہ نہیں، جا اپنی سَلْطَنَت بھی لے جا اور جنّت کا پَروانہ بھی رکھ لے۔(زلف وزنجیر، ص۲۵۱تا۲۶۰ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللّٰہ! سُنا آپ نے کہ حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مقامِ وِلایَت بارگاہِ خُداوَنْدی میں کس قَدَر بُلند و بالا تھا! آپ چاہتے تو اپنے لئے ڈھیر سارا خَزانہ اِکٹّھا کرلیتے اور عَیش و راحت کی زندگی گزارتے مگر قُربان جایئے کہ بااِختیار ہونے کے باوُجود آپ نے اپنے لئے کچھ بھی باقی نہ رکھا البتّہ جسے چاہتے اُسے ربِّ کریم کی جنّت میں مَوجُود عالیشان جنّتی مَحَلّات میں سے جنّتی مَحَل عطا فرمادیا کرتے تھے۔بَیان کَردَہ حِکایت سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ اللہ کے ولیوں کو اللہ پاک کی عطا سے عِلْمِ غَیْب حاصِل ہوتا ہے چُنانچہ ہارون رشید نے جب حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے جنّتی مَحَل کی قِیْمَت بڑھانے کی وجہ دَرْیافْت کی تو حضرت بہلول دانا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اُسے غَیْب کی خَبَر دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا کہ ”زُبَیْدہ

خاتون جنّت دیکھ کر نہیں آئی تھی جبکہ تم تو جنّت کا نظارہ کرکے آرہے ہو۔" اِس حکایت میں ایک مَدَنی پھول یہ بھی ہے کہ وَلی ہونے کے لیے تَشْہِیر واِشتِہار، نُمایاں جُبّہ و دَستار اور عقیدت مَندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں، جن سے اُن کی وِلایت کی پہچان اور شہرت ہو بلکہ عام بندوں میں بھی وَلِیُّ اللہ ہوتے ہیں لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا ادب واِحْتِرام کرنا چاہیے کہ نہ جانے کون گُدڑی کا لَعْل (یعنی چُھپاوَلی) ہو چُنانچہ

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اَہلِ جنّت گَرد آلُود چہرے، بکھرے بالوں اور پھٹے پُرانے کپڑوں والے ہیں، جن کی کوئی پَرْوا نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر بادشاہوں کے پاس جانا چاہیں تو اُنہیں اِجازت نہ ملے، عَوْرَتوں کو نِکاح کا پَیْغام دیں تو اِنکار کر دِیا جائے، جب بات کریں تو اُن کی بات سُنی نہ جائے، اُن کی ضَرُورِیات اُن کے سِینوں میں ہَلچل مَچا رہی ہوتی ہیں، یہ ایسے جنّتی ہیں کہ بروزِ قِیامت اُن میں سے ایک کا نُور بھی تمام لوگوں پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام کو پُورا ہو جائے۔ (شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۳۲، حدیث: ۱۰۴۸۶) ایک اور مَقام پر اِرْشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ بال (بکھرے بالوں والے) دروازوں سے نکالے ہوئے، اگر اللہ پاک کی قسم کھالیں تو وہ اُسے پُوری فرمادیتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الضعفاء، ص ۱۰۸۳، حدیث: ۲۶۲۲)

مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"بہت سے پراگندہ بال (بکھرے بالوں والے) دروازوں سے نکالے ہوئے"** کی وضاحت کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مَطلب یہ نہیں کہ وہ دُنیاداروں کے دروازوں پر جاتے ہیں (اور) وہاں سے نکالے جاتے ہیں، وہ تو ربّ کے دروازے کے سِوا (عِلاوہ) کسی کے دروازے پر نہیں جاتے، بلکہ مَطْلَب یہ ہے کہ اُن کی حقیقت سے دُنیا غافِل ہے، اگر وہ کسی کے پاس جاتے تو وہ اُن سے مِلنا گوارہ نہ کرتا، ربّ نے اُنہیں دُنیا والوں سے ایسا چُھپایا ہُوا ہے جیسے لَعْل (سُرخ رنگ

کا ہیرا) پہاڑ میں یا موتی سَمُنْدَر میں تاکہ لوگ اُن کا وَقْت ضائع نہ کریں۔(حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"اگر اللہ پاک کی قَسم کھالیں تو وہ اُسے پُوری فرمادیتا ہے"**) کے دو مَطْلَب ہوسکتے ہیں: ایک یہ کہ وہ بندہ اگر اللہ کریم کو قَسم دے کر کوئی چیز مانگے کہ خدایا! تجھے قسم ہے اپنی عِزَّت و جَلال کی! یہ کردے! تو ربّ ضرور کردے۔ یہ ہے بندے کی ضد اپنے ربّ پر۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ بندہ خدا کے کام پر قسم کھا کر لوگوں کو خَبَر دے دے تو خُدا اُس کی قَسم پُوری کردے مَثَلاً وہ کہہ دے کہ خدا کی قَسم! تیرے بیٹا ہوگا یا، ربّ کی قسم! آج بارِش ہوگی تو ربّ اُن کی زبان سچّی کرنے کے لئے یہ کردے۔(مرآۃ المناجیح، ۷/۵۸ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں اور اُن کی کرامات کا باب نہایت وَسیع ہے، خوش نصیب مسلمان تو اِس حقیقت کو تَسْلِیم کرلیتے ہیں کہ اُن حضرات کی بَرَکات و کرامات حق ہیں مگر بعض نادان لوگ اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکات و کرامات کو تَسْلِیْم کرنے پر تیار نہیں ہوتے اور شَیْطانی وَساوِس کا شِکار ہوجاتے ہیں، ایسے لوگ اپنی اِس مَذْمُوم عادت پر اُس وَقْت تک ڈَٹے رہتے ہیں کہ جب تک وہ خود اپنی آنکھوں سے اُن کی بَرَکات و کرامات کا نَظارہ نہیں کرلیتے، اس کے باوجود بھی کچھ لوگ **شانِ اولیاء** سمجھنے سے محروم ہی رہتے ہیں، یوں وہ اپنی اَنَا (نفسانی ضِد) کی خاطِر اپنے آپ کو اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے فُیُوْض و بَرَکات سے مَحروم کرلیتے ہیں۔ ہمارے بُزُرْگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کبھی کبھی منفرد انداز میں ایسوں کی اِصلاح فرماتے تھے۔ آیئے! اِس کی ایک اِیمان اَفْروز جھلک مُلاحَظہ کیجئے چُنانچہ

مُنْکِرِینِ کرامات بھی مان گئے

حضرت جابِر رَحَبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شہر رَحَبہ کے اکثر لوگ کراماتِ اَوْلیا کا اِنکار کرتے

تھے۔ ایک دن میں ایک درندے (چیر پھاڑ کر کھانے والے جانور) پر سوار ہو کر رَحبَہ میں داخل ہو گیا اور پوچھا: کہاں ہیں وہ لوگ جو اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی کرامات کو جُھٹلاتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں: اِس کے بعد وہ میرے بارے میں بد گوئیوں سے باز آ گئے۔ (الروض الفائق، ص ۱۰۳)

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رہے! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں اور کرامتوں کا بَیان قُرآنِ کریم میں بھی مَوجود ہے، چُنانچہ

بے موسم کا پھل

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلام کو خُداوَندِ قُدُّوس نے نُبُوَّت کے شَرَف سے نَوازا تھا مگر اُن کی کوئی اَوْلاد نہیں تھی اور وہ بالکل ضَعِیْف (کمزور) ہو چکے تھے۔ بَرسوں سے اُن کے دِل میں فَرْزَنْد (بیٹے) کی تَمَنَّا مَوْجزن (مَوْج۔زَن (موجیں مار رہی) تھی اور بارہا اُنہوں نے گڑگڑا کر خُدا سے اَوْلادِ نَرِینَہ کے لئے دُعا بھی مانگی تھی، مگر خُدا کی شانِ بے نیازی کہ باوُجود اِس کے، اب تک اُن کو کوئی فَرْزَنْد (Son) نہیں مِلا۔ جب اُنہوں نے حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی محراب میں یہ کرامت دیکھی کہ اِس جگہ بے موسم کا پھل آتا ہے تو اُس وَقْت اُن کے دل میں یہ خیال آیا کہ میری عُمْر اب اِتنی ضَعِیْفی (بُڑھاپے) کی ہو چکی ہے کہ اَوْلاد کے پھل کا موسم خَتْم ہو چُکا ہے۔ مگر وہ اللہ کریم جو حضرت مَرْیَم (رَضِیَ اللہُ عَنْہا) کے محراب میں بے موسم کے پھل عطا فرماتا ہے وہ قادِر ہے کہ مجھے بھی بے موسم کی اَوْلاد کا پھل عطا فرمادے، چُنانچہ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے محرابِ مَرْیَم میں دُعا مانگی، آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی دُعا مَقبول ہو گئی اور اللہ پاک نے بُڑھاپے میں آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو ایک فَرْزَنْد عطا فرمایا جن کا نام خُود خُدا نے **"یحییٰ"** رکھا اور اللہ کریم نے اُن کو نُبُوَّت کا شَرَف بھی عطا فرمایا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۶۶ بتغیر) اِس واقِعے کا مَضمون پارہ 3 سُورۂ آلِ عِمْرَان کی آیت نمبر 37 تا 41 میں مَوجُود ہے۔

اَصحابِ کَہف رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی کرامات

اَصحابِ کَہف(رَضِیَ اللہُ عَنْہُم) نبی نہیں بلکہ بَنی اِسرائیل کے وَلی ہیں۔اُن کی کرامت یہ بَیان ہوئی کہ غار میں تین سو نو(309) برس سوتے رہے۔اِتنا عَرْصَہ بے غذا سونا اور فنا نہ ہونا کرامت ہے۔(چُنانچہ پارہ15 سورۂ کَہف کی آیت نمبر18 میں ربِّ کریم اِرْشاد فرماتا ہے:

وَ تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۚ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۫ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ (پ15، کھف، 18)

تَرجَمۂ کنزُالعرفان: اور تم اُنھیں جاگتے ہوئے خیال کرو گے حالانکہ وہ سورہے ہیں اور ہم اُن کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں اور اُن کا کتّا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔

اِس آیت میں اَصحابِ کَہف(رَضِیَ اللہُ عَنْہُم) جو اَوْلیا ہیں۔اُن کی تین(3) کرامتیں بَیان ہوئیں: (1) جاگنے کی طرح اب تک سونا،(2) ربّ کی طرف سے کروٹیں بدلنا،زمین کا اُن کے جسموں کو نہ کھانا اور بغیر غذا باقی رہنا،(3) اُن کے کتّے کا اب تک لیٹے رہنا،یہ بھی اُن کی کرامت ہے نہ کہ کُتّے کی۔

(علم القرآن،ص188 بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جِن کا کردار ایک صاف شفّاف آئینے کی طرح ہوتا ہے،جو مَخلوقِ خُدا کی ہِدایت کے لئے ہر وَقْت کمر بَستہ رہتے ہیں،جن کے دِل میں اِصلاحِ اُمَّت کا جَذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوا ہوتا ہے،جن کے بیانات،اِرْشادات اور تحریروں کی بَرَکتوں سے گناہگار و بدکار اَفراد قُرآن وسُنّت کی راہ پر گامزن جبکہ غیر مُسلِم اسلام کی دَوْلت سے سَرفراز ہونے کی سَعادت پاتے ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج کے اِس پُر فِتَن

زمانے میں پندرہویں صَدی کی عظیم عِلمی ورُوحانی شَخْصِیَّت، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلُسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وہ عظیم ہَستی ہیں، جن میں بَیان کردہ اَوْلیائے کامِلِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی نِشانیاں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔ آیئے! ہم بھی اِس عظیم ولیِ کامِل کی برَکتوں کا مُختَصَر تذکِرہ سُنتے ہیں، چُنانچِہ

فَیضانِ اَمیرِ اَہلُسنّت کی برَکتیں

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلُسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرائض وواجِبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مُستَحَبّات پر عمل پیرا ہوکر نیکی کی دَعْوَت کی ایسی دُھومیں مچائیں کہ لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نَوجوانوں کو گناہوں سے تَوبہ کی تَوفِیق ملی اور وہ تائب ہوکر قُرآن وسُنّت کی راہ پر گامزن ہوگئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بلکہ مسجدوں کے اِمام بَن گئے، بدنِگاہی کرنے والے نِگاہیں نیچی رکھنے کی سُنّت پر عمل کرنے کی سَعادت پانے لگے، چمکیلے بھڑکیلے لِباس پہنے گلے میں دوپٹّا لٹکا کر تفریح گاہوں کی زِینَت بننے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ بُرْقَع اُن کے لِباس کا لازمی حِصّہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ اَنداز اختیار کرنے والے باادب ہوگئے، جس کی حَرَکتوں کی وجہ سے کبھی پُورا مَحلّہ بیزار تھا وہ سارے عَلاقے کی آنکھ کا تارا بن گیا، چوری اور ڈاکے کے عادِی دُوسروں کی عِزّت وآبرُو کی حِفاظت کرنے لگے، کسی غریب کو دیکھ کر تَکَبُّر سے ناک بھوں چڑھانے والے عاجِزی کے پیکر بن گئے، ہر وَقْت حَسَد کی آگ میں جلنے والے دُوسروں کو تَرَقّی کی دُعائیں دینے لگے، گانے سُننے کے شَوقِین، سُنّتوں بھرے بَیانات اور مَدَنی مُذاکرے سُننے کے عادِی ہوگئے، فُحْش کَلامی کرنے والے نَعْتِ مُصْطَفٰے پڑھنے اور عِشقِ مُصْطَفٰے میں جُھومنے جُھومانے لگے، یورَپی مُمالِک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے کَعْبَۃُ اللہ وگُنبدِ خَضْریٰ کی زِیارت کے لئے بے قرار رہنے لگے، مال کی مَحبَّت میں گرِفتار رہنے والے فکرِ آخِرت کی

سوچ کے حامل بن گئے، شراب پینے والے عشقِ مُصْطَفٰے کے جام پینے لگے، فُضُولِیّات میں وَقْت بَرباد کرنے والے اپنا وَقْت عِبادت میں گُزارنے لگے، تَفَرِیح (Amusement) کی خاطِر سَفَر کے عادِی اَفراد عاشِقانِ رَسول کے ہمراہ راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے بَن گئے، **"کھاؤ پیو اور جان بناؤ"** کے نعرے کو اپنی زِندگی کا مَقْصَد سمجھنے والوں نے اِس مَدَنی مَقْصَد کو اپنالیا کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ "** امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ فَیضان صِرْف مُسلمانوں تک مَحدود نہیں رہا بلکہ کثیر غیر مُسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔ (تذکرہ امیر اہلسنت (قسط 1)، ص ۸ تا ۱۰ ابتغیر)

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "درس"

پیارے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کا فیضان پانے، عبادت میں دل لگانے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں سے ایک دینی کام دَرْس بھی ہے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** عِلْم (دِین) سیکھنا ہر مسلمان پر فَرْض ہے[1] ❁ معلوم ہوا؛ ہر مسلمان پر اس کی موجودہ حالت کے مطابق عِلْمِ دِین سیکھنا ضروری ہے ❁ عِلْمِ دین سیکھنے کے بہت سے ذرائع ہیں، اُن میں سے ایک ذریعہ دَرْس بھی ہے۔ آپ سے اس میں شرکت کی التجاء ہے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کو ملے گا ❁ نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہو گی ❁ دِینی بات کرنا، سننا بھی ذِکْرُ اللہ میں شامِل ہے، ❁ حدیثِ پاک کے مطابق جو بازار میں ذِکْرُ اللہ کرے، اس کے لئے روزِ قیامت ہر بال کے بدلے نُور ہو گا[2] ❁ **واقعہ:** دو دوست بازار سے گزر رہے تھے، ایک نے کہا: آؤ! ذِکْرُ اللہ کریں، دونوں ذِکْر کرنے لگے، کچھ عرصے

---

1 ... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل العلما... الخ، صفحہ: 49، حدیث: 224۔

2 ... شُعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، جلد: 1، صفحہ: 412، حدیث: 567۔

بعد اُن میں سے ایک کا انتقال ہوا، دوسرے نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا گزری؟ کہا: اُس روز ہم نے بازار میں ذِکر کیا تھا، اُس کی برکت سے ہم دونوں کی مغفرت کر دی گئی۔[1] سُبْحٰنَ اللہ! ﷻ۔ اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے، دَرْس میں شرکت کی نِیّت کر لیجئے! کیا خبر ہماری بھی بگڑی بَن جائے۔

دعائے عطار: یا اللہ پاک! جو روزانہ کم از کم ایک درسِ فیضان سنت دے یا سُنے اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہو جا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً ایک عام انسان جب تک دُنیا میں زندہ رہتا ہے تو اُس وَقْت وہ دُوسروں کو فائدہ پہنچانے پر قُدرت رکھتا ہے مگر قُربان جائیے کہ اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اِس قَدَر اَرْفَع و اَعْلٰی ہے کہ جب تک یہ حضرات اِس دُنیائے فانی میں اپنی ظاہِری حَیات کے ساتھ مُتَّصِف رہتے ہیں تو نیک و بد سَبھی کو فَیْضیاب فرماتے اور ہر طرف اپنی بَرَکتیں لُٹاتے ہیں پھر جب یہ حضرات اپنے مَزارِ اَقْدَس میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی اُن کی ذات اور اُن کے مَزار سے بَرَکات کا ظُہُور ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت سے عَذابِ قَبْر دُور کر دِیا جاتا ہے۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک اِیمان اَفْروز واقِعہ سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

گُلاب کے پھول یا اژدہوں کے منہ!

اعلیٰ حضرت، اِمام اَہلُسنّت مَولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت مِیاں (سِراجُ الْعارِفِیْن حضرت سَیِّد ابُو الحسن اَحمد نُوری) صاحِب قِبْلَہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سُنا: ایک جگہ کوئی قَبْر کُھل گئی اور مُردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گُلاب کی دو(2) شاخیں اُس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گُلاب (Rose)

---

1 ... جامع العلوم والحکم، الحدیث الخمسون، صفحہ: 457۔

کے دو پھول اُس کے نتھنوں پر رکھے ہیں۔ اُس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کُھل گئی، دُوسری جگہ قبر کھود کر اُس میں رکھا، اب جو دیکھا تو دو(2) اژدَہے (یعنی دو بہت بڑے سانپ) اُس کے بدن سے لپٹے اپنے پھنوں سے اُس کا مُنہ بھمبھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں، حیران ہوئے۔ کسی صاحبِ دِل سے یہ واقعہ بیان کیا، اُنہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اژدھے ہی تھے مگر ایک ولیُّ اللہ کے مزار کا قُرب تھا، اُس کی برکت سے وہ عذاب **"رَحمت"** ہو گیا تھا، وہ اژدھے دَرَختِ گُل کی شکل ہو گئے تھے اور اُن کے پھن گُلاب کے پھول۔ اِس (مَیِّت) کی خَیْرِیَّت چاہو تو وہیں لے جا کر دَفن کرو۔ وَہیں لے جا کر رکھا پھر وہی دَرَختِ گُل تھے اور وُہی گُلاب کے پھول۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے نام رکھنے کے چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء،

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

۴/۳۷۴، حدیث:۴۹۴۸)(2) ارشاد فرمایا: انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ناموں پر نام رکھو۔ (ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰)☆ بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابوتراب (یہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کنیت ہے) وغیرہ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳)☆ عبد المصطفیٰ، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔

﴿اعلان:﴾

نام رکھنے کے بقیہ مدنی پھول حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکار ِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر

میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر

---

1 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 24 ستمبر 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

نام رکھنے کے بقیہ مدنی پھول

عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ص۲۱۳، ماخوذًا) ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی ولی دے سکتا ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۴) ☆ طٰہٰ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعَاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

☆کامل ایمان والوں کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"کامل ایمان والوں کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾

(پ:4، ال عمران:147)

ترجَمہ کنزالعرفان: اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملے میں جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں انہیں بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔(فیضان دعا، ص249)

نوٹ: لفظ "اَللّٰھُمَّ" آیت کا حصہ نہیں اس لئے بریکٹ میں لکھا گیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالِایمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ

کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جولیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر ومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کھِل کھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت

کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد